چھاپہ مارنے کا شرعی حکم

علامہ صدر شہید

چھپ جانے والے کے گھر پر چھاپہ

جہاں تک اس فریق کے گھر پر چھاپہ مارنے کا تعلق ہے جو اپنے گھر میں چھپ جائے اور قاضی کو اس کا علم ہو تو ہمارے ایک امام اس کے حق میں ہیں۔ مصنف اس سے امام ابویوسف (م۱۸۲ھ) مراد لیتے ہیں جب کہ وہ قضاء کے عہدہ پر فائز تھے وہ ایسا کیا کرتے تھے اور اس کی اجازت دیتے تھے۔ شمس الائمہ امام سرخسی (م۴۸۳ھ) نے بھی اس میں کوئی اختلاف بیان نہیں کیا مگر شمس الائمہ امام حلوانی (م۴۴۸ھ) نے بیان کیا ہے کہ ہمارا یہ موقف نہیں کہ قاضی کسی فریق کے گھر پر چھاپہ مارے۔

متن میں چھاپہ مارنے کی یہ صورت بیان کی گئی ہے: ایک شخص کا کسی کے ذمہ کوئی قرضہ ہے اور وہ اپنے گھر میں چھپ گیا ہے قاضی کو بھی اس کا علم ہے تو قاضی اس کے گھر پر اچانک چھاپہ مارنے کے لئے اپنے دو قابل اعتماد آدمیوں' عورتوں اور خدام کی ایک جماعت اور چند مددگاروں کو اس کے گھر روانہ کرے' یہ لوگ مدعا علیہ کے گھر پر چھاپہ ماریں۔ مددگار اشخاص اس کے دروازے پر کھڑے ہو جائیں اور اس کے گھر کا گھیراو کرلیں۔ اگر وہ شخص فرار کی نیت سے باہر نکلے تو وہ اس کو گرفتار کرلیں اور عورتیں بغیر اجازت لئے اندر داخل ہو جائیں اور مدعا علیہ کی عورتوں کو آگاہ کردیں کہ ہم اندر داخل ہو رہی ہیں' اس کے بعد مرد داخل ہو جائیں اور گھر کی تلاشی شروع کردیں۔ انہیں اگر مدعا علیہ نظر نہ آئے تو وہ عورتوں سے کہیں کہ مدعا علیہ کی عورتوں کے درمیان اسے تلاش کریں' ہو سکتا ہے کہ وہ ان میں چھپا ہوا ہو۔

یہ ہے مدعا علیہ کے گھر پر چھاپہ مارنے کی صورت۔ جن فقہاء نے مدعا علیہ کے گھر پر چھاپہ مارنے کی اجازت دی ہے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس واقعہ کو دلیل بنایا ہے: بلغنی ان فی بیت فلان و فلان شرابا ثم هجم علی بیت القرشی و الثقفی ... الخ (مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ فلاں فلاں کے گھر میں شراب موجود ہے' پھر آپ نے قریشی اور ثقفی کے گھر پر چھاپہ مارا) یہ واقعہ ہم قبل ازیں بیان کرچکے ہیں۔

☆ جس نے قبل از وقت کسی شی کے حصول کی کوشش کی اسے اس سے محرومی کی سزا دی جائے گی ☆

انھوں نے ان واقعات کو بھی حجت بنایا ہے جن کو مصنف (متن) نے بیان کیا ہے' ان میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی یہ واقعہ کہ انھوں نے عبدالرحمن بن مخنف کورے کا گورنر بنایا تو وہ مال لے کر نعیم بن دجاجہ الاسدی کے ہاں چھپ گئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بھیجا جو انھیں نعیم کے گھر سے پکڑ لائے۔ نعیم ان لوگوں کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ آپ سے الگ ہونا کفر ہے' یعنی آپ کے خلاف خروج کرنا خوارج میں سے ہو جانا ہے اور آپ کے ساتھ رہنا بھی ذلت ہے' تو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کو باز رہنے کی ہدایت کی۔ آپ نے یہاں چھاپہ مارنے کو جائز قرار دیا۔

ایک روایت یہ ہے:

ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بلغہ عن نائحۃ المدینہ فاتاھا حتی ھجم علیھا فی منزلھا ثم ضربھا بالدرۃ' حتی سقط خمارھا فقیل لہ: یا امیر المومنین ان خمارھا قد سقط ' فقال: انہ لا حرمۃ لھا (۱۷)

(حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مدینہ کی ایک نوحہ گر عورت کے بارے میں معلوم ہوا تو وہ وہاں چلے گئے اور اس کے گھر پر چھاپہ مارا اور کوڑے سے اس کی اس حد تک پٹائی کی کہ اس کا دوپٹہ سر سے گر گیا۔ آپ سے کہا گیا: امیر المومنین اس عورت کا دوپٹہ سر سے گر گیا ہے تو آپ نے فرمایا: اس عورت کی کوئی عزت و حرمت نہیں ہے)

"اس عورت کی کوئی عزت و حرمت نہیں کے مفہوم میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اس عورت نے ایسا کام کیا جو شریعت میں جائز نہیں ہے تو اس نے اپنے اس فعل کی وجہ سے اپنی عزت کو ختم کر دیا' لہٰذا اس کا شمار لونڈیوں میں ہو گیا۔ اس کے جواز میں ابوبکر الاعمش کی یہ روایت ہے:

انہ خرج الی بعض الرستاق فکان النساء علی شط نھر کاشفات الروؤس و الاذرع فذھب ابوبکر الاعمش فجعل یخالطھن ولا یتحامی عن النظر الیھن فقیل لہ: کیف فعلت ھذا؟ فقال: انہ لاحرمۃ لھن واناالنشک فی ایمانھن فکانھن حربیات'

(وہ ایک گاؤں میں گئے تو وہاں انھوں نے نہر کے کنارے پر عورتوں کو دیکھا جن کے سر اور بازو ننگے تھے۔ ابوبکر الاعمش ان عورتوں کے پاس جا کر ان کے قریب ہو گئے اور ان سے اپنی نگاہ کو نہ بچایا۔ جب ان سے کہا گیا کہ یہ آپ نے کیا کیا تو انھوں نے جواب دیا: ان عورتوں کی کوئی عزت و حرمت نہیں' ہمیں ان کے ایمان میں بھی شک ہے' گویا یہ حربی عورتیں ہیں)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اعمش کو حضرت عمر کی روایت پہنچی ہو گی۔ بایں ہمہ عورت کے بال اور اس کا ستر قابل عزت ہے' اس روایت کا مفہوم یہ ہے کہ اس عورت کی عزت اس لئے نہیں کہ جو سبب اس کی بے حرمتی کا باعث بنتا ہے اس سے باز رہنا اس کے لئے ضروری تھا' اس لئے اس (عورت) نے اپنی عزت نفس ختم کر دی۔

اس واقعہ کی بنیاد پر علماء نے کہا ہے کہ فساد کرنے والوں کے گھر پر چھاپہ مارنے میں کوئی مضائقہ نہیں' جب کہ فساد کی آواز ان کے ہاں سے باہر سنی جا رہی ہو۔ اس لئے کہ جب صاحب خانہ کے گھر سے اس کے فساد کی آواز باہر سنی جا رہی ہو تو اس نے اپنے گھر کی عزت کو ختم کر دیا' لہٰذا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پیش نظر بغیر اجازت لئے اس کے گھر میں داخل ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں' جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے قریشی اور ثقفی کے گھر میں داخل ہو کر کیا تھا۔ انھوں نے چھاپہ مارنے کو جائز قرار دیا تھا' مگر ہمارے آئمہ کرام کہتے ہیں کہ چھاپہ مارنے میں ایک مسلمان کی ہتک اور بے عزتی ہوتی ہے' اس لئے کسی مسلمان کے خلاف اس قسم کی کارروائی کرنا جائز نہیں ہے۔

(واللہ تعالی اعلم بالصواب)